فہرست مضامین

مقدمہ ---------- 13

تمہید ---------- 19

پہلا باب......عقیدہ اہل سنت والجماعت

عقیدے کی اصلاح کیوں؟ ---------- 28

اسلامی عقیدہ کی پہچان ضروری ہے ---------- 31

اسلامی عقیدہ کی دعوت دینا ---------- 32

سیّدنا نوح علیہ السلام ---------- 33

سیّدنا ہود علیہ السلام ---------- 33

سیّدنا صالح علیہ السلام ---------- 33

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام ---------- 34

سیّدنا شعیب علیہ السلام ---------- 34

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام ---------- 34

سیّدنا محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 35

اہل سنت والجماعت کا تعارف ---------- 36

السنۃ ---------- 36

الجماعۃ ---------- 38

اہل السنۃ والجماعۃ ---------- 38

اہل سنت کی فضیلت ---------- 40

اہل سنت کا منشور ---------- 40

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

دوسرا باب......اللہ تعالیٰ پر ایمان

توحید کی قسمیں ---- 43
توحید ربوبیت ---- 43
توحید الوہیت ---- 46
عبادت کا معنی ومفہوم ---- 47
توحید اسماء وصفات ---- 52
ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ---- 54
اسماء اللہ کا احترام کرنا ---- 54
اسماء وصفات میں سلف صالحین رحمہم اللہ کا منہج ---- 57
اسماء وصفات توفیقی ہیں ---- 57
اسماء وصفات کے متعلق مؤمن کا عقیدہ ---- 58
اہل سنت والجماعت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کا منہج ---- 59
علی وجہ الکمال تسلیم کرنے کی دلیل ---- 59
ان صفات پر بعینہ ایمان لانے اور ان میں تشبیہ اور تمثیل کو جائز نہ سمجھنے کی دلیل ---- 59
اور ان میں کسی قسم کے الحاد کو درست نہ جاننے کی دلیل ---- 60
اسماء وصفات کے متعلق منہج سلف سے منحرف فرق مشبہ اور معطلہ پر ردّ ---- 60
۱۔مشبہ ---- 60
۲۔معطلہ ---- 62
صفات الٰہیہ کی اقسام ---- 65
۱۔ذاتی ---- 65
۲۔فعلی ---- 65
فائدہ ---- 65

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

۱۔نفس ---------- 65
۲۔الحب والفرح ---------- 66
۳۔کراہت وغضب ---------- 67
۴۔الرضیٰ ---------- 68
۵۔الرحمۃ ---------- 69
رحمت کی قسمیں ---------- 69
۱۔رحمت عامہ ---------- 69
۲۔رحمت خاصہ ---------- 69
۶۔خوشی دے کر ہنسانا اور غم دے کر رُلانا ---------- 70
۷۔العلو ---------- 70
علو کا انکار ---------- 71
وحدۃ الوجود ---------- 71
وحدۃ الشہود ---------- 73
حلول ---------- 74
۸۔استواء علی العرش ---------- 76
۹۔النزول ---------- 78
نزولِ باری تعالیٰ کی کیفیت ---------- 80
ایک سوال اور اس کا جواب ---------- 80
۱۰۔اللہ تعالیٰ کی معیت ---------- 81
۱۱۔کلامِ الٰہی ---------- 83
۱۲۔علم ---------- 85
علم غیب ---------- 87

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

۱۳۔اولاد عطا کرنا ---------- 88
فائدہ ---------- 88
۱۴۔مشیت ---------- 89
۱۵۔قدرت واختیار ---------- 89
۱۶۔وجہٌ (اللہ تعالیٰ کا چہرۂ اقدس) ---------- 91
۱۷۔عین وبصر ---------- 93
۱۸۔سمع (کان) ---------- 94
۱۹۔یدان (دوہاتھ) ---------- 94
۲۰۔کف (ہتھیلی) ---------- 95
۲۱۔ساق (پنڈلی) ---------- 96
۲۲۔رجل (ٹانگ) ---------- 98
۲۳۔صفاتِ الٰہیہ کا احصاء ممکن نہیں ---------- 99

تیسرا باب......فرشتوں پر ایمان

تخلیق ملائکہ ---------- 107
فرائض وذمہ داریاں ---------- 107
ملائکہ سے عداوت اور دشمنی ---------- 114
ملائکہ اور غلط تصورات ---------- 114

چوتھا باب...... کتابوں پر ایمان

نزولِ کتب کا مقصد ---------- 119
انبیاء سابقین کی کتب اور صحیفوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے ---------- 119
فوائد ---------- 121

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

قابل عمل نہیں ---------- 122
تورات ---------- 122
انجیل ---------- 123
زبور ---------- 123
صحائف ---------- 124
قرآنِ مجید ---------- 125
اعجازِ قرآن ---------- 125
تمام سابقہ کتابوں کا مہیمن ---------- 125
مکمل اور غیر متبدل ---------- 126
محفوظ ---------- 126
عدم مثلیت ---------- 126
مفصل کتاب ---------- 128
کلام اللہ ---------- 129

پانچواں باب......رسولوں پر ایمان

انبیاء و رسل علیہم السلام پر ایمان لانے کا مفہوم ---------- 133
رسالت و نبوت وہبی ہے ---------- 134
فضائل و مراتب اور درجات ---------- 134
نبی کریم ﷺ کی تمام انبیاء و رسل علیہم السلام پر فضیلت ---------- 135
عصمت انبیاء علیہم السلام ---------- 135
معصومیت کی دلیل ---------- 135
بشریت انبیاء و رسل علیہم السلام ---------- 136
معجزات ---------- 138

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ---------------------------------- 138
سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ---------------------------- 139
سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ------------------- 140

چھٹا باب...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کی خلافت پر ایمان

فضائل ومراتب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم -- 142
افضلیت ابو بکر رضی اللہ عنہ -- 144
عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما کی فضیلت وخلافت -------------------------- 146
فائدہ -- 148
سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور خلافت ------------------------------------- 148
عشرہ مبشرہ --- 149
اہل بیت سے محبت -- 150
امہات المؤمنین کی فضیلت -- 151
ام المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ------------------------ 152
ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ----------------------------- 153
اولیاء اللہ کا احترام -- 153
اولیاء اللہ نفع ونقصان کے مالک نہیں ------------------------------------ 156
کراماتِ اولیاء -- 157
کرامات کا ثبوت اور چند کرامات کا بیان ---------------------------------- 158

ساتواں باب...... آخرت کے دن پر ایمان

علاماتِ قیامت پر ایمان لانا --- 160

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

علاماتِ قیامت ---------- 162

قیامت کی بڑی علامات ---------- 162

صور کا بیان ---------- 174

حشر ---------- 177

اہل کفر کا حشر ---------- 178

اہل ایمان کا حشر ---------- 179

آخرت کے اور مراحل ---------- 180

حوضِ کوثر ---------- 180

اہل بدعت کی محرومی ---------- 181

حساب وکتاب ---------- 181

پل صراط ---------- 190

شفاعت کبریٰ ---------- 191

اللہ کے اذن سے شفاعتیں ---------- 192

جنت اور جہنم ---------- 192

دیدارِ الٰہی ---------- 198

آٹھواں باب...... قضا وقدر پر ایمان

قدر کا لغوی مفہوم ---------- 200

قضا وقدر اور ان کا مفہوم ---------- 202

قضا وقدر کا مفہوم، آفاقی اور کائناتی اعتبار سے ---------- 202

قضا وقدر کا مفہوم انسان کے ذاتی اور انفرادی حالات ---------- 203

انسان کا مختار ہے یا مجبور ---------- 203

تقدیر اور ترکِ اسباب ---------- 205

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal-Jamat
www.altoheed.com

تقدیر کے اچھا اور بُرا ہونے پر ایمان ---------- 206
تقدیر اور غور وخوض ---------- 208

نواں باب......عقیدہ اہل سنت والجماعت کے مخالف اُمور

شرک ---------- 209
غیر اللہ سے فریادرس اور دُعا کرنا ---------- 211
غیر اللہ کے تقرب کی خاطر رنج کرنا ---------- 212
توسل غیر شرعی ---------- 213
غلو (تجاوز فی التعظیم) ---------- 214
شخصیت پرستی ---------- 215
قبر پرستی ---------- 217
مزارات کی تعمیر اور مجاوری ---------- 219
قبروں کے عرس ---------- 220
غیر اللہ کی نذر و نیاز دینا ---------- 221
ستارہ پرستی ---------- 222
نجومی اور پامسٹ کے پاس جانا ---------- 223
عقیدۂ نحوست ---------- 224
شرکیہ تعویذات ---------- 224
غیر اللہ کی قسم اُٹھانا ---------- 225
عشق ---------- 225
بدعت ---------- 226
ایک سوال اور اس کا جواب ---------- 228
شریعت اسلامیہ میں طعن کرنا ---------- 230

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

مقدمہ

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا ، وَمِنْ سَيِّاٰتِ أعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ o﴾ ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا o﴾ ....

﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا o لا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا o ﴾

أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .“

عقیدۂ توحید صرف آخرت کی کامیابیوں اور کامرانیوں کی ہی ضمانت نہیں، بلکہ دنیا کی فلاح، سعادت و سیادت، غلبہ وحکمرانی اور استحکام معیشت کا علمبردار بھی ہے۔ فلاح کا یہ پروگرام تو رسول اللہ ﷺ نے کوہِ صفا پر اپنی پہلی دعوت جو صرف عقیدۂ توحید کے اپنانے پر مشتمل تھی، میں پیش فرمادیا تھا:

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altaheed.com

((یَا أَیُّهَا النَّاسُ! قُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا۔)) [1]

"اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہہ دو، تم فلاح پا جاؤ گے۔"

اس کے علاوہ آیت استخلاف کا مضمون بھی اسی حقیقت پر شاہد عدل ہے:

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾

[النور: ٥٥]

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے عمل صالح کیا، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ ان سے پہلے کے لوگوں کو بنایا تھا، اور جس دین کو ان کے لیے پسند کیا ہے اسے ثابت و راسخ کر دے گا، اور ان کے خوف و ہراس کو امن سے بدل دے گا، وہ لوگ صرف میری عبادت کریں گے، کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے، اور جو لوگ اس کے بعد کفر کی راہ اختیار کریں گے، وہی لوگ فاسق ہوں گے۔"

مذکورہ بالا آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے یہ وعدہ فرمادیا ہے کہ وہ ان کی اُمت کو زمین کا وارث بنائے گا اور خوف کی حالت بدل کر انھیں امن اور حکومت عطا کرے گا۔ جیسا کہ وہ گذشتہ زمانوں میں اپنے نیک بندوں کو اس زمین کا وارث بناتا رہا (فلسطین سے جبابرہ کا خاتمہ کر کے بنی اسرائیل کو اس کا وارث بنا دیا تھا)، اور ان کا دین سربلند ہوگا، اور اس کا جھنڈا مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں لہرائے گا اور وہ لوگ صرف اللہ کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، اور جو لوگ ان تمام

[1] مسند أحمد: ١/ ٤٩٢۔ مستدرك حاكم: ١/ ١٥۔ صحیح ابن حبان، رقم: ٦٥٦٢۔ ابن حبان نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.aitoneed.com

انعامات واکرامات کے باوجود کفر کی راہ اختیار کریں گے، وہی لوگ اس کے باغی اوراس کے عذاب وعتاب کے مستحق ہوں گے۔

اور بعینہٖ یہی مضمون سورۂ قریش کا بھی ہے:

﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ o اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ o فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ o الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ o﴾

[القریش: ۱۔۴]

''(ہم نے ابرہہ اوراس کی فوج کے ساتھ جو کچھ کیا) قریش کو مانوس بنانے کے لیے کیا۔ انھیں جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس بنانے کے لیے کیا۔ پس (اس نعمت کے شکر کے لیے) انھیں چاہیے کہ اس کے گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے انھیں بھوک دُور کرنے کے لیے کھانا دیا، اور خوف سے امن دیا۔''

الغرض عقیدۂ توحید دونوں جہانوں کی سعادتوں کا سرچشمہ ہے، بایں وجہ اللہ ربّ العزت نے تمام انسانوں اور جنوں کی بھلائی، بہتری اور خیر خواہی کا فیصلہ فرماتے ہوئے، توحید کو ان کا مقصد تخلیق قرار دیا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ o﴾ [الذاریات: ٥٦]

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اور صحیح بخاری کی ایک حدیث میں عقیدۂ توحید کو ''حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ۔)) ...... ''اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق'' قرار دیا گیا ہے۔'' [1]

آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک جتنے انبیاء ورسل مبعوث ہوئے اور جتنی آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان سب کا ایک ہی پیغام تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لیے صرف اسی کی عبادت ہونی چاہیے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے

---

[1] صحيح بخاري، كتاب اللباس، رقم: ٥٩٦٧.

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat www.altoheed.com

قرآنِ کریم کی بہت ساری آیتوں میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ [الأنبياء: ٢٥]

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا، اس پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس لیے تم سب میری ہی عبادت کرو۔''

اور سورۃ النحل میں فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ [النحل: ٣٦]

''اور ہم نے ہر گروہ کے پاس ایک رسول اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے رہو۔''

اور سورۃ الزخرف کی آیت نمبر: ۴۵ میں فرمایا:

﴿ وَاسْاَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴾ [الزخرف: ٤٥]

''اور آپ ہمارے اُن رسولوں سے پوچھ لیجیے جنھیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا، کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ دوسرے معبود بنائے ہیں، جن کی عبادت کی جائے۔''

اس مقدس سلسلے کی آخری کڑی، پیارے پیغمبر، سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، جن کی پوری حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مطہرہ عقیدۂ توحید کی دعوت و خدمت سے عبارت ہے۔ چنانچہ کوہِ صفا پر آپ ﷺ نے صدائے توحید بلند فرمائی:

((یَا أَیُّهَا النَّاسُ! قُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا.)) [1]

''اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، تم فلاح پا جاؤ گے۔''

---

[1] مسند أحمد: ٤/ ٣٤١، ٣٤٢، الأحاد والمثاني، رقم: ٩٦٣.

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat www.altoheed.com

زندگی کے آخری لمحات میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ایک بڑا پانی کا پیالہ رکھا ہوا تھا، جس میں پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے اور فرماتے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ .)) ❶

''لوگو! موت کی بے ہوشیوں میں بھی میرا پیغام یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

قرآنِ حکیم کی ہر ہر آیت کریمہ مضمونِ توحید پر مشتمل یا توحید کی متقاضی ہے، اور اسی مبارک اساس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر معطر و پاکیزہ فرمانِ عالیشان قائم ودائم ہے۔

یاد رہے کہ اس عالم رنگ و بو کی ہر شیکا وجود توحید باری تعالیٰ پر دلالت کرتا ہے:

وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحِدٌ

قارئین کرام! اس کائنات کی بقاء عقیدۂ توحید اور حاملین عقیدۂ توحید کے ساتھ مشروط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ .)) ❷

''یعنی قیام بدبخت ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔''

ایک دوسری حدیث سے ''شرار الناس''، ''بدبخت ترین'' لوگوں کی وضاحت ہوجاتی ہے، جس میں ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک زمین میں ''لا الہ الا اللہ'' کہنے والوں کا وجود باقی ہے۔

ان مختصر دلائل و براھین سے عقیدۂ توحید کی ضرورت اور اہمیت واضح ہوگئی۔ اور معلوم ہوا کہ عقیدۂ توحید کے بغیر گزارہ ممکن نہیں ہے۔ اور کیوں نہیں کہ اللہ ربّ کائنات نے جن وانس کی تخلیق کا مقصد صرف اور صرف توحید ہی بیان فرمایا ہے۔ بس اسی اہم ترین نکتہ کی خاطر ہم نے عقیدۂ توحید کو اپنا موضوعِ تحریر بنانے کا فیصلہ کیا، اور ''عقیدۂ اہل سنت والجماعت'' نامی کتاب تحریر کی۔ اس کتاب کے کل نو (۹) باب ہیں۔ پہلے باب میں کچھ مبادیات ہیں اور

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٥١٠. ❷ صحيح مسلم، كتاب الفتن، رقم: ٧٤٠٢.

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat www.altoheed.com

دوسرے ارکانِ ایمان میں سے پہلے رکن یعنی کلمہ توحید کا بیان ہے۔ تیسرے باب میں ایمان بالملائکہ۔ چوتھے باب میں ایمان بالکتب۔ پانچویں باب میں ایمان بالرسل۔ چھٹے باب میں صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایمان۔ ساتویں باب میں روزِ آخرت پر ایمان۔ آٹھویں باب میں اچھی، بری تقدیر۔ نویں اور آخری باب میں عقیدۂ کے مخالف امور کا بیان ہے۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث نبویہ اور اقوالِ سلف کے علاوہ چوتھی چیز بطورِ مواد کے کتاب میں نہ آئے۔ اور الحمدللہ ہم آپ کو اپنے اس دعوے میں کافی حد تک پورے اترتے نظر آئیں گے۔ ﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلُ الْعَظِيْمِ﴾

آخر میں ہم اللہ ربّ العزت کے حضور سربسجود ہیں کہ وہ اس ادنیٰ سی کوشش کو ہمارے لیے، ہمارے والدین، اہل خانہ اور ہمارے بہن بھائیوں کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور اسے قبولِ عام بخشے۔ آمین!

قارئین سے التماس ہے کہ ہمیں اور ہمارے معاونین جناب محمد شاہد انصاری، ذاکر احمد اور ابومؤمن منصور صاحب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور ڈھیروں دعاؤں کے حقدار فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ ہیں جو ہماری سرپرستی فرما رہے ہیں، بلکہ ہمارے ادارۂ انصار السنہ پبلی کیشنز کی سرپرستی فرمارہے ہیں۔ جزاہ اللّٰہ فی الدنیا والاٰخرۃ خیر الجزا

کتاب ہذا میں درست مواد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور اگر کوئی غلطی اور خامی ہے تو وہ ہماری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ لأن الإنسان محل الخطأ والنسيان دائمًا .

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

حافظ حامد محمود الخضری

۲۰۰۸۔۰۷۔۲۲م

Aqeeda Ahle Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

تمہید

قرآنِ کریم اور احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ صحیح اسلامی عقیدے کے چھ ارکان ہیں:

1. اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔
2. اس کے فرشتوں پر ایمان لانا۔
3. اس کی کتابوں کو ماننا۔
4. اُس کے رسولوں پر ایمان لانا۔
5. آخرت کے دن پر ایمان لانا۔
6. تقدیر پر ایمان لانا۔

مذکورہ بالا چھ ارکان اور اصولوں کے دلائل کتاب وسنت میں بکثرت موجود ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ ﴾

[البقرة: ١٧٧]

”حقیقت معنوں میں نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق ومغرب کی طرف پھیرلو، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر، یومِ آخرت پر، فرشتوں پر، قرآنِ کریم پر، اور تمام انبیاء پر۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altafheed.com

بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ ﴾

[البقرة: ٢٨٥]

''رسول اللہ ﷺ اُس چیز پر ایمان لے آئے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی، اور مومنین بھی، ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر، اور اُس کے فرشتوں پر، اور اُس کی کتابوں پر، اور اُس کے رسولوں پر (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اُس کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔''

''مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھ مؤمنین تمام ارکانِ ایمان پر ایمان رکھتے ہیں، اور یہ کہ مسلمان قرآن وسنت کے مطابق زندگی گذارنے کا اعلان کرتے ہیں۔'' ❶

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ سیّدنا جبریل علیہ السلام نے اللہ کے رسول ﷺ سے ایمان کی بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْاِیْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ.)) ❷

''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یومِ آخرت پر ایمان لاؤ، اور اس پر ایمان لاؤ کہ تقدیر اچھی ہو یا بری سب اللہ کی طرف سے ہے۔''

جو شخص اللہ تعالیٰ کے فرشتے، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یومِ آخرت کا انکار کرے گا وہ راہِ حق سے بھٹک جائے گا، اور کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا انکار تو کفر ہے ہی فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور یومِ آخرت کا انکار بھی کفر ہے، کیونکہ

---

❶ تیسیر الرحمن، از ڈاکٹر لقمان سلفی، ص: ١٦٣.

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ٩٣.

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

ان پر ایمان لائے بغیر، اور اس ایمان کے بموجب عمل کیے بغیر ایمان باللہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴾ [النساء: ۱۳۶]

''اور جو شخص اللہ، اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت کا انکار کرے گا، وہ گمراہی میں بہت دُور چلا جائے گا۔''

مزید فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾ [النساء: ۱۵۰۔ ۱۵۲]

''بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کے درمیان فرق کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان رکھتے ہیں، اور بعض کا انکار کرتے ہیں، اور وہ لوگ دونوں کے درمیان کوئی اور راستہ اپنانا چاہتے ہیں۔ حقیقت معنوں میں وہی لوگ کافر ہیں، اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے، اور ان کے درمیان فرق نہیں کیا، عنقریب اللہ انھیں ان کا پورا اجر دے گا، اور اللہ بڑا مغفرت کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ (۱۵۰ نمبر) آیت کعب بن اشرف اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.aitoneed.com

حافظ ابن کثیر اور شوکانی وغیرھما کا خیال ہے کہ اس آیت میں اہل کفر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں، جو بعض انبیاء پر ایمان لے آئے اور بعض کا بغیر کسی حجت و برہان کے انکار کردیا۔ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام اور محمد کریم ﷺ کا انکار کیا، اور نصاریٰ نے خاتم النبیین محمد ﷺ کا انکار کیا۔ اس سے مقصود یہ بیان کرنا ہے کہ جس نے بعض انبیاء کا انکار کیا، تو گویا اس نے تمام کا انکار کردیا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام ہی انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے، جو شخص حسد، عصبیت، یا اپنی خواہش نفس کی وجہ سے ایک نبی کا بھی انکار کردے گا، اس نے ظاہر کردیا کہ جن انبیاء پر اس نے ایمان کا اظہار کیا تھا وہ اللہ کے لیے نہیں تھا، بلکہ عصبیت، خواہش نفس اور کسی دنیاوی غرض کی خاطر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو اس آیت کریمہ میں تین بار صفت کفر سے متصف کیا ہے۔ (تیسیر الرحمٰن، ص: ۳۱۰)

''آیت نمبر (۱۵۲) میں نبی کریم ﷺ کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہر کتاب اور نبی مرسل پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی لیے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا، اور ان سے اگر کوئی تقصیر ہوئی ہوگی تو اُسے معاف کردے گا، اور از روئے رحمت ان کی نیکیوں کو کئی گناہ بڑھا دے گا۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص: ۳۱۰، ۳۱۱)

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat www.altohead.com

پہلا باب:

عقیدۂ اہل سنت والجماعت

عقیدہ اہل سنت والجماعت ، اسلامی عقیدہ دے کر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا، اورتمام جنوں اور انسانوں کواس کا مکلّف ٹھہرایا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَـــــــــــــــ ٥ مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ٥﴾ [الذاریات: ٥٦-٥٧]

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کوصرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں نہ ان سے روزی مانگتا ہوں، اور نہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔''

تمام آسمانی کتب اسی عقیدہ کی طرف دعوت دینے کے لیے منزل ہوئیں۔ اور اس کے متضاد امور کی نفی کرنے کے لیے اُتاری گئیں، اور اسی عقیدہ کے استمساک میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥﴾ [البقرۃ: ٢٥٦]

''پس جو کوئی طاغوت کا انکار کردے گا، اور اللہ پر ایمان لے آئے گا، اُس نے درحقیقت ایک ایسے مضبوط کڑے کو پوری قوت کے ساتھ تھام لیا، جو کبھی نہیں ٹوٹے گا۔''

اور اگر کوئی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے تو گویا اللہ نے اس کے دل کی روشنی چھین لی، اور اس کی آنکھ اور کان پر مہر لگادی، اب اگر ایسے آدمی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور بھی کیا جائے تو

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.alitoheed.com

کوئی فائدہ نہ ہوگا، کیونکہ حق قبول کرنے کے تمام راستے مسدود ہو چکے ہیں۔

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴾ [الحج : ٦٢]

’’اور یہ اس لیے کہ اللہ کی ذات برحق ہے، اور اللہ کے سوا جس کی وہ پرستش کرتے ہیں، وہ باطل ہے، اور بے شک اللہ ہی برتر اور بڑا ہے۔‘‘

پس اگر انسان صحیح اور درست عقیدے کا مالک ہو تو دنیا میں اس کا مال اور خون محفوظ ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.)) [1]

’’جس نے ’’لا الہ الا اللہ‘‘ کا اقرار اس طرح کیا کہ اس نے اللہ کے علاوہ تمام معبودوں کا کفر کیا تو اس کا مال، اس کا خون محفوظ ہے، اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔‘‘

اس عقیدہ کی بدولت انسان روزِ قیامت عذابِ الٰہی سے نجات پا جائے گا۔ رسولِ مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.)) [2]

’’جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیے بغیر ملاقات کرتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، مگر اس کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔‘‘

صحیح اور سلیم اسلامی عقیدہ اختیار کیے رکھنے کی وجہ سے روزِ قیامت اللہ ربّ العزت ابن آدم کے گناہوں کو معاف کر کے ڈھیروں مغفرت سے نوازے گا، امام ترمذی رحمہ اللہ سیّدنا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ١/ ١٥٩.

[2] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ١/ ٢٧٩.

Aqeeda Ahle-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرنے کے بعد اس پر ''حسن'' کا حکم لگاتے ہیں۔ سیّدنا اُنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو زمین کے برابر گناہ لے کر آئے، اور مجھے ملے تو تیرے نامۂ اعمال میں شرک موجود نہ ہو تو میں اس کے برابر مغفرت لے کر تجھے ملوں گا۔'' [1]

صاحب عقیدہ سلیمہ ہی قلب سلیم کا مالک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝﴾

[الشعراء: ۸۸-۸۹]

''جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا اور نہ اولاد۔ سوائے اس آدمی کے جو (گناہوں سے) پاک دل لیے اللہ کے سامنے آئے گا۔''

صرف وہ آدمی جہنم کے عذاب سے بچ سکے گا، جس کا دل دنیا میں کفر وشرک، نفاق اور دیگر مذموم اخلاق وعادات سے محفوظ ہوگا۔ ایسے ہی آدمی کا نیک عمل قیامت کے روز اس کے کام آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾

[النحل: ۹۷]

''جو کوئی مرد یا عورت نیک کام کرے گا، درآنحالیکہ وہ مومن ہوگا، تو اسے ہم پاکیزہ اور عمدہ زندگی عطا کریں گے، اور ان کے اعمال سے زیادہ اچھا بدلہ انھیں دیں گے۔''

اس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں ہر مسلمان (مرد وعورت) کو خوشخبری دی گئی ہے کہ ایمان لانے کے بعد جو کوئی بھی قرآن وسنت کے مطابق عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس دنیا میں

---

[1] سنن الترمذي، كتاب الدعوات، رقم: ۳۵۴۹۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر، رقم: ۶۷۷۴ من حديث أبي ذر نحوه.

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat www.altoheed.com

راحت وسعادت اور وسیع رزقِ حلال عطا کرے گا، اور قیامت کے دن ان کے اعمال صالحہ کا کئی گنا بہتر بدلہ دے گا۔

اور اس کے برعکس، فاسد عقیدہ تمام اعمال کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ اٹھارہ (۱۸) انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ خیر کرنے کے بعد اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ [الأنعام: ۸۸]

''یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رحمت فرماتا ہے، اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو اُن کے اعمال ضائع ہو جاتے۔''

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں شرک کی ہیبت ناکی اور اس کی خطرناکی کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ زمر میں فرمایا ہے:

﴿ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝﴾ [الزمر: ٦٥]

''اور آپ کو اور ان رسولوں کو جو آپ سے پہلے گذر چکے ہیں یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر آپ نے اللہ کا کسی کو شریک بنایا تو آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا، اور آپ خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

فاسد عقیدہ کے اختیار کرنے سے مغفرت اور جنت کی نعمت عظمیٰ سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس پر جہنم میں ہمیشہ رہنے کا عذاب مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اللہ ربّ العزت کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝﴾ [المائدة: ۷۲]

''بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔''

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altonced.com

مزید برآں فاسد عقیدہ انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔ اور اس کا خون بہانا یعنی اس کا قتل کرنا درست ٹھہرتا ہے اور اس کا مال بھی حلال ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا:

﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ﴾

[الأنفال: ٣٩]

''اور (مسلمانو!) تم کافروں سے جنگ کرو، یہاں تک کہ فتنہ کا سد باب ہو جائے اور مکمل اطاعت و بندگی اللہ کے لیے ہو جائے۔''

اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے، اور اگر مشرکین کفر و معاصی سے ظاہری طور پر باز آجائیں گے تو تم لوگ بھی جنگ کرنے سے رُک جاؤ۔ ان کے باطنی اعمال کو اللہ جانتا ہے، وہی ان کا حساب کرے گا۔ اور ان کے کیے کے مطابق انھیں بدلہ دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا:

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [التوبة: ٥]

''پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ ''لا الہ الا اللہ'' کہہ دیں، جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو ان کا خون اور مال محفوظ ہو جائے گا، سوائے اس کے کہ اس پر کوئی شرعی حق ہو اور قیامت کے دن اللہ ان سے حساب لے گا۔'' ❶

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو اس کے ''لا الہ الا اللہ'' کہنے کے بعد قتل کر دیا، تو آپ ﷺ نے کہا کہ قیامت کے دن کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کا کیا کرو گے؟ تو سیّدنا اُسامہ نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے صرف جان بچانے کے لیے ایسا کیا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا تھا، اور بار بار کہتے رہے

❶ صحيح بخاري، كتاب الإيمان، رقم: ٢٥.

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat www.altafneed.com

کہ روزِ قیامت ''لا الہ الا اللہ'' کا کیا کرو گے؟ سیّدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ کاش! میں آج ہی اسلام میں داخل ہوا ہوتا۔'' [1]

عقیدے کی اصلاح کیوں؟

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا کر کہا ہے کہ بالعموم انسان خسارے اور گھاٹے میں ہے، اس لیے کہ وہ دنیا میں جب تک زندہ رہتا ہے، اسے کوئی نہ کوئی پریشانی لاحق ہوتی رہتی ہے، اور اگر کفر پر موت آجاتی ہے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے، اور اپنی عزیز تر جان کو بھی کھو بیٹھتا ہے، یعنی جہنم میں جانے کے بعد ہمیشہ کے لیے اس کی جان عذاب میں مبتلا رہے گی۔

اس خسارے اور گھاٹے سے صرف وہی لوگ بچیں گے جن کے اندر چار صفات پائی جائیں گی:

۱: اللہ تعالیٰ نے جن باتوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے، ان پر ایمان لائیں۔

۲: عمل صالح کریں، یعنی بھلائی کے جتنے کام ہیں، ان کو بجالائیں، چاہے ان کا تعلق اللہ کے حقوق کے ساتھ ہو، یا بندوں کے حقوق سے، اور چاہے وہ واجب ہوں یا مسنون یا مستحب۔

۳: جس ایمان اور عمل صالح کی باتیں اُوپر بیان کی گئی ہیں، ان کی وہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور ان پر عمل کی رغبت دلائیں۔

۴: اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی بجالانے، اور نواہی سے اجتناب میں جو تکلیف اور زحمت اُٹھانی پڑے، اس پر ایک دوسرے کو صبر کرنے کی تلقین کریں، نیز ان دیگر تکلیفوں اور

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الإيمان، رقم: ٢٧٨.

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat www.altoheed.com

مصیبتوں پر بھی ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کریں جو اللہ تعالیٰ تقدیر کا نتیجہ ہوتی ہیں، اور جنھیں اللہ کے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا۔

جس بندے میں یہ چاروں صفات پائی جائیں گی، جس بات کو ان الفاظ سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ جس بندے نے عقیدے کی اصلاح کرلی وہ خسارے سے بچا رہے گا، اور دونوں جہان میں فوزِ عظیم کا حقدار بنے گا۔

اصلاحِ عقیدہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ دنیاوی زندگی پر عقیدہ سلیمہ کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سورۃ توبہ کی آیت (۱۰۷) سے (۱۱۰) تک کا تعلق اُن منافقین سے ہے، جنھوں نے ''مسجد قبا'' کے قریب مسجد کے نام سے ایک عمارت بنائی تھی، جس کا مقصد اسلام کے خلاف سازش، اور مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو عمارت کی حقیقت معلوم ہوگئی تو آپ نے دو صحابہ کو بھیجا جنھوں نے اس مکان کو جلا دیا، جسے اللہ تعالیٰ نے ''مسجد ضرار'' کا نام دیا، یعنی وہ مسجد جو قبا والوں کو نقصان پہنچانے کے لیے بنائی گئی تھی۔

اور ''مسجد قبا'' جس کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ صحیحین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کبھی پیدل اور کبھی سواری پر اس مسجد کی زیارت کے لیے جاتے تھے، اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

پس مومن حامل عقیدہ سلیمہ اور منافق حامل عقیدہ فاسدہ کی نیت اور عمل میں جو بنیادی فرق ہے، وہ یہ ہے کہ مومن جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو اس کی نیت میں اللہ کی رضا اور حصولِ جنت ہوتا ہے۔ اس کے برعکس منافق کی نیت میں کھوٹ ہوتا ہے، اس لیے اس کی مثال اس آدمی کی ہوتی ہے جو مٹی کے کسی ایسے تودے پر مکان تعمیر کرے جو اندر سے کھوکھلا ہو، اور مکین کو لیے ہوئے گرتا ہوا جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا

Aqeeda Ahle-Sunnat Wal Jamat www.altoheed.com

فِيۡهِ اَبَدًا لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا وَاللّٰهُ

o اَفَمَنۡ اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى تَقۡوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانٍ خَيۡرٌ اَمۡ مَّنۡ اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانۡهَارَ بِهٖ

فِـــــ o لَا يَزَالُ بُنۡيَانُهُمُ الَّذِىۡ بَنَوۡا رِيۡبَةً فِىۡ

قُلُوۡبِهِمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ o

[التوبة: ۱۰۷۔۱۱۰]

’’اور وہ منافقین بھی ہیں جنھوں نے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے اور کفر کی باتیں کرنے کے لیے اور مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنے کے لیے ایک مسجد بنائی، اور تا کہ وہ ان لوگوں کے لیے کمین گاہ بنے جو پہلے سے ہی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے رہے ہیں، اور وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی کی نیت کی تھی، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ آپ اُس میں کبھی نہ کھڑے ہوں۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد روزِ اوّل سے تقویٰ پر ہے زیادہ مستحق ہے کہ آپ اُس میں کھڑے ہوں، اُس میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ کیا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیا

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com

ERROR: undefined
OFFENDING COMMAND: F7S7D

STACK:

Aqeeda Ahl-e-Sunnat Wal Jamat
www.altoheed.com